تاریخ الرِّدّۃ

جناب ڈاکٹر خورشید احمد فارق صاحب اُستاد ادبیات عربی دہلی یونیورسٹی

۱۶

بنو کندہ کی بغاوت

حضرموت کے قبائل کندہ کا وفد جب رسول اللہؐ کے پاس اپنی وفاداری اور قبول اسلام کا اعلان کرنے آیا تو انھوں نے صحابی زیاد بن لبید انصاری کو اُن کے علاقہ میں اپنا نمائندہ اور مُحصّل زکوٰۃ مقرر کیا اور اُن کو حکم دیا کہ وفد کے ساتھ چلے جائیں۔ زیاد نے حکم کی تعمیل کی اور حضرموت جاکر قیام کیا اور رسول اللہؐ کی وفات تک کندیوں سے زکوٰۃ وصول کرتے رہے۔ زیاد سخت گیر آدمی تھے، جب رسول اللہؐ کا انتقال ہوا اور ابوبکر صدیقؓ نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالی تو انھوں نے ابوہند مولیٰ بن بیاضہ کے ہاتھ زیاد بن لبید کو یہ مراسلہ بھیجا:۔

"ابوبکر خلیفہ رسول اللہ کی طرف سے زیاد بن لبید کو سلام علیک، میں اس معبود کا سپاس گذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ واضح ہو کہ رسول اللہؐ کا انتقال ہوگیا ہے، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، قوتِ عمل اور کارکردگی کی صلاحیت بس خدا کی مدد پر موقوف ہے، تم مردانگی ولیاقت سے اپنے فرائض انجام دو اور کندیوں سے بیعت لے لو۔ جو بیعت کرنے سے انکار کرے اس کی تلوار سے خبر لو اور وفاداروں کی مدد سے باغیوں کو مار لگاؤ، بلاشبہ خدا اسلام کو سارے مذہبوں پر غالب کرکے رہیگا۔ مشرکوں کو یہ بات چاہے کتنی ہی ناگوار ہو"

ابوہند یہ خط لیکر گئے اور زیاد بن لبید کے پاس رات کو پہنچے۔ اور اُن کو بتایا کہ صحابہ نے ابوبکر صدیق کو خلیفہ بنا لیا ہے، نیز یہ کہ اُن کے انتخاب کے سلسلہ میں مسلمانوں کے درمیان کوئی جھگڑا لڑائی

نہیں ہوئی، زیاد نے خدا کا شکر ادا کیا۔ صبح ہوئی تو وہ حسب معمول لوگوں کو قرآن پڑھانے گئے اور پھر اپنے گھر لوٹ آئے، ظہر کا وقت آیا تو وہ تلوار لیکر نماز کے لئے روانہ ہوئے، کچھ لوگوں نے تعجب سے پوچھا: کیا بات ہے آج امیر تلوار لیکر مسجد کیوں آئے ہیں؟ زیاد نے ظہر کی نماز پڑھائی، اس کے بعد حاضرین کے سامنے یہ تقریر کی: صاحبو! رسول اللہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ جو محمد کی عبادت کا قائل ہو اس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ مر چکے، اور جو خدا کی عبادت کا قائل ہو وہ راہ راست پر ہے کیونکہ خدا زندہ جاوید ہے، اس کو کبھی موت نہیں آئے گی، مدینہ کے مسلمانوں نے متفقہ طور پر ابو بکر بن ابی قحافہ کو جو سب سے بہتر آدمی ہیں، خلیفہ منتخب کر لیا ہے، مرض موت میں رسول اللہ ان ہی کو پیش امام بناتے تھے، صاحبو! آپ لوگ ابو بکر کی بیعت کر لیجئے اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھایئے جس سے آپکو نقصان پہنچے" کندیوں کے بڑے لیڈر اشعث بن قیس نے کہا: جب سارے عرب ابو بکر کو خلیفہ مان لیں گے تو میں بھی ان کی بیعت کر لوں گا، ایک دوسرے کندی لیڈر امرؤ القیس بن عالبس نے کہا اشعث! تم کو خدا اسلام اور نبی سے ملاقات کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ نقضِ عہد نہ کرو، خدا کی قسم رسول اللہ کے بعد جو جانشین ہو گا وہ یقیناً ان لوگوں سے لڑیگا جو ان کی بیعت سے انکار کریں گے، لہذا بیعت کرنے سے ہرگز انحراف نہ کرو اور اپنے اوپر رحم کھاؤ، اگر تم بیعت کر لوگے تو باقی کندی بھی کر لیں گے اور اگر نہیں کروگے تو اُن کے درمیان اختلاف و انتشار پیدا ہو جائے گا۔ اشعث نے امرؤ القیس کی بات نہیں مانی اور کہا: محمد کے بعد عرب اپنے آبا و اجداد کے معبودوں کو پھر ماننے لگے ہیں، ہم مدینہ سے بہت دور ہیں۔ کیا ابو بکر ہم سے لڑنے لشکر بھیجیں گے؟ امرؤ القیس: بخدا ایسا ہی ہوگا۔ بلکہ زیادہ احتمال اس بات کا ہے کہ رسول اللہ کا نمائندہ ہی تمہاری خبر لے" اشعث: کون؟ امرؤ القیس: زیاد بن لبید یہ سُن کر اشعث بناوٹی ہنسی ہنسا اور بولا: کیا زیاد اس پر مطمئن نہ ہونگے کہ میں ان کو اپنی حفاظت میں لیلوں اور اُن پر کوئی آنچ نہ آنے دوں؟" امرؤ القیس: عنقریب سب کچھ تمہارے سامنے آجائیگا "اشعث کھڑا ہوا اور مسجد سے باہر چلا گیا" اُس نے نامناسب باتیں ضرور کیں لیکن بغاوت یا ترک اسلام کا اعلان نہیں کیا، وہ حالات کا مطالعہ کرتے لگا اُس نے کہا: ہم زکوٰۃ روکے رہیں گے اور سب سے

آخر میں بیعت کریں گے۔

ظہر کے بعد زیاد بن لبید کندیوں سے نمازِ عصر تک بیعت لیتے رہے، اس کے بعد وہ گھر چلے گئے، دوسرے روز وہ حسبِ معمول زکوٰۃ وصول کرنے نکلے، وہ بڑے جری اور تیز زبان آدمی تھے، اُنھوں نے کسی کندی کی جوان اونٹنی زکوٰۃ میں لی اور جب اس پر سرکاری مہر کا لفظ "للّٰہ" لگوانے لگے تو جوان نے چیخ کر کہا: اے حارثہ بن سراقہ، اے ابومعدیکرب میری اونٹنی باندھ لی گئی!" حارثہ زیاد کے پاس آیا اور کہا: جوان کی اونٹنی چھوڑ دو (اور اس کے بدلہ دوسری لے لو) زیاد: اونٹنی نہیں ملے گی، اس پر سرکاری مہر لگ چکی ہے" حارثہ: مرد آدمی، یہ بہتر ہے کہ خوشی خوشی چھوڑ دو ورنہ تم کو مجبوراً چھوڑنا پڑے گا" زیاد: میں اونٹنی نہیں چھوڑوں گا" حارثہ نے خود اونٹنی کا بند کھولا اور اُس کے پہلو پر ہاتھ مارا۔ اونٹنی دوڑتی اپنے ساتھیوں کے پاس چلی گئی، حارثہ نے یہ شعر پڑھے۔

أطعنا رسول الله ما كان وسطنا — فيا قوم ما شأني وشأن أبي بكر

جب تک رسول اللہ زندہ تھے ہم نے ان کا حکم مانا ۔ اے میری قوم ابوبکر سے ہمارا کیا تعلق!

أيورثها بكراً إذا مات بعده — فتلك إذاً والله قاصمة الظهر

کیا وہ خلافت کا وارث اپنے لڑکے کو بنائینگے — تب تو خدا کی قسم ہماری کمر ٹوٹ جائے گی

مورخ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد زیاد کی کندیوں سے لڑائی چھڑ گئی اور وہ صبح سے شام تک لڑا کرتے۔ اس زمانہ میں ایک دن بڑی سخت لڑائی ہوئی اور بہت سے آدمی زخمی ہوئے۔

ابوہند مولی بیاضہ کہتے ہیں کہ اس دن ایک کندی نے للکار کر کہا: کوئی ہے جو مجھ سے ٹکر لے؟" میں اس کے پاس گیا اور ہم دونوں پہروں نیزوں سے لڑتے رہے لیکن ہم میں سے کوئی غالب نہ ہوا۔ نیزہ بازی کے بعد ہم نے تلواریں سنبھالیں لیکن اب بھی کسی کو فتح نصیب نہ ہوئی، ہم دونوں گھوڑوں پر سوار تھے اس کے گھوڑے کو ٹھوکر لگی اور گھوڑا سرپٹ بھاگ نکلا۔ میرا حریف پیادہ ہوگیا اس نے میرے گھوڑے کے پیر کاٹ دیئے اور میں زمین پر آگرا، میں اُس کی اور وہ میری طرف لپکا، میں نے سبقت

کرکے اس پر تلوار کی ایسی ضرب لگائی کہ اس کا ہاتھ کندھے سے کٹ گیا اور اس کی تلوار زمین پر گر گئی اور وہ بھاگ کھڑا ہوا، میں نے اس کو جا پکڑا اور اس کا خاتمہ کردیا۔ اس کے بعد بغاوت فرو ہونے تک کسی کندی نے کسی مسلمان کو فرداً فرداً لڑنے کے لئے نہیں پکارا، اس سخت معرکہ کے دن لوگ لڑکر شام کو لوٹ گئے، اور زیاد جاسوس مقرر کرکے اپنے گھر چلے گئے، آخر رات میں ایک جاسوس نے آکر کہا: اگر آپ فتح چاہتے ہیں تو دیر نہ کیجئے اس وقت بہترین موقع ہے"۔
زیاد: کیا بات ہے؟ جاسوس: کندیوں کے چاروں رئیس اپنی بستیوں کے بیرونی باغوں میں ہے ہوش پڑے ہیں" زیاد فوراً سو آدمی لیکر چل دیئے اور ایک شخص کو تحقیق حال کے لئے آگے بھیجدیا، اس نے دیکھا کہ ہر طرف خاموشی ہے اور لوگ سو چکے ہیں" زیاد نے شبخون کردیا اور چاروں رئیسوں کو مخوص، مشرح، جمد، ابضعہ اور ان کی بہن عمردہ کو قتل کرڈالا، ایک قول یہ ہے کہ رئیسوں کی تعداد سات تھی، مخوص، مشرح، ودیعہ، ابضعہ، ولیعہ، اشعث اور جمد۔ ان میں سے چار مارے گئے، شبخون کے بعد زیاد اپنی قیام گاہ لوٹ گئے۔ صبح ہوئی تو کندیوں کی طاقت بہت گھٹ چکی تھی۔
مؤرخ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ کا انتقال ہوا تو عمردہ نے ڈھول بجاکر ان کی موت پر خوشی کا اظہار کیا تھا، اس وجہ سے زیاد نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اور اس کو سولی پر چڑھادیا، یہ پہلی عورت تھی جو ردہ لڑائیوں میں قتل ہوئی۔

زیاد بن لبید نے ابو ہند کے ہاتھ ابو بکر صدیقؓ کو یہ مراسلہ بھیجا: واضح ہو کہ کندیوں نے زکوٰۃ روک لی، اسلام سے باغی ہوگئے اور سخت جنگ کی، میں نے باغیوں کے حالات معلوم کرنے کے لئے جاسوس مقرر کردیئے۔ ایک جاسوس نے مجھ سے آکر بتایا کہ باغی غافل ہیں، میں نے رات میں ان پر حملہ کرکے قتل کردیا۔ یہ چار رئیس تھے مخوص، مشرح، جمد، ابضعہ اور ان کی بہن عمردہ، اس شبخون سے ان کی حالت پتلی ہوگئی ہے، میرے کندھے پر تلوار ہے اور ہاتھ میں قلم، یہ عریضہ آپ کو ابو ہند کی معرفت بھیج رہا ہوں۔ میں نے ان کو تاکید کردی ہے کہ جلد از جلد آپ کے پاس پہونچیں اور یہاں کے حالات سے آپ کو مطلع کریں، یہ خط مختصر ہے تفصیلی باتیں آپ کو ابو ہند سے

معلوم ہو نگی۔ والسلام" ابو ہند: میں فجر کی نماز ادا کرکے اپنی اونٹنی پر روانہ ہوا، میرے ہمراہ بنو قتیرہ کا ایک آدمی دوسری اونٹنی پر میرا رہبر تھا۔ صنعا رتک مجھے پہونچا کر وہ واپس ہوگیا، میں رواں دواں حضر موت سے مدینہ اُنیس ۱۹ دن میں پہونچ گیا، میری اونٹنی تھک کر شل ہوچکی تھی، جتنی میں نے سواری کی اس سے زیادہ پیدل چلا، جب ابو بکرؓ کے پاس پہونچا تو وہ نماز کو جا رہے تھے مجھے دیکھکر بولے: کیا خبر لائے ابو ہند؟ میں نے کہا: خیریت ہے، میں خوش کن خبر لایا ہوں، چاروں رئیس مع اپنی بہن عمرَدہ کے قتل کر دیئے گئے۔ ابوبکر صدیق: میں نے مغیرہ بن شعبہ کے ہاتھ زیاد کو خط بھیجا تھا کہ کندی رئیسوں کو قتل نہ کریں، کیا مغیرہ تم کو نہیں ملے؟ میں نے کہا: نہیں میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی" مغیرہ راہ بھول گئے تھے اس لئے دیر میں پہنچے، ابو بکر صدیق مجھ سے حالات پوچھنے لگے اور میں ان کو خوش کن جواب دیتا رہا" انھوں نے پوچھا۔ اشعث بن قیس کا طرزِ عمل کیسا تھا؟ میں نے کہا: وہ سب سے پہلا شخص تھا جس نے بغاوت کی، وہ باغیوں کا سرغنہ ہے بہت سے کندی اس کے ہمنوا ہوکر اس کے گرد جمع ہو گئے ہیں اور وہ نجیر میں قلعہ بند ہو گیا ہے۔ لیکن خدا اس کو ذلیل و خوار کریگا، میں جس وقت چلا ہوں زیاد اس کا محاصرہ کرنے کا ارادہ کر رہے تھے"۔ ابو بکر صدیق: میں نے مہاجر بن ابی اُمیّہ کو لکھا ہے کہ جاکر زیاد کی مدد کریں"۔ رسول اللہؐ نے مہاجر کو اسود عنسی کے قتل کے بعد صنعاء کا گورنر بنا کر بھیجا تھا، اور وہ اس وقت وہاں موجود تھے، ابو بکر صدیق کے حسب الحکم وہ زیاد کی مدد کرنے چلے گئے، کندہ کی شاخ بنو قتیرہ اسلام پر ثابت قدم رہی تھی اور اس کا ایک فرد تک باغی نہ ہوا تھا، مہاجر رسد لیکر آئے تو زیاد کی طاقت بڑھ گئی۔ نجیر کے محصورین نے دروازے بند کر لئے تھے۔ جب چاروں رئیس قتل کر دیئے گئے تو بنو قتیرہ ناراض ہوکر اشعث بن قیس سے جا ملے، مہاجر اور زیاد نے خوب جم کر نجیر کا محاصرہ کرلیا، محصورین کے حوصلے پست ہو گئے اور انھوں نے زیاد کو پیغام بھیجا کہ قلعہ سے دور ہو جاؤ اور ہمیں نکل جانے دو پھر تم قلعہ پر قبضہ کرلینا، زیاد نے کہلا بھیجا کہ ہم یہاں سے ایک بالشت نہیں ہٹیں گے، ہم یا تو اسی جگہ جان دیدینگے یا تم سے غیر مشروط ہتھیار ڈلوا لیں گے، زیادہ نے محصورین کی گھبراہٹ دیکھی تو ان سے چال چلنے لگے

انھوں نے ایک خط لکھا اور بنو قتیرہ کے ایک آدمی کو چپکے سے دیکر دن بھر کی یا اس سے کم کی مسافت راتوں رات بھیجدیا۔ یہ شخص خط لیکر زیاد کے پاس آیا اور انھوں نے اس کو لوگوں کے سامنے پڑھکر سنایا، خط کا مضمون تھا" ابو بکر خلیفۂ رسول اللہ کی طرف سے زیاد بن لبید کو سلام علیک، میں اس خدا کا سپاس گذار ہوں، جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ واضح ہو کہ مجھے تمہارے علاقہ کے باغیوں کا حال معلوم ہوا، جو دین اسلام کو سمجھ لینے کے بعد خدائی سزا کی طرف سے دھوکہ میں آکر باغی ہوگئے ہیں، لیکن خدا اُن کو ضرور خوار اور ذلیل کریگا۔ ان کا محاصرہ کرلو اور اسلام یا لڑائی کے سوا ان کی کوئی بات نہ مانو۔ میں نے تمہارے پاس دس ہزار جوان فلاں بن فلاں کی کمان میں بھیج دیئے ہیں اور مزید پانچ ہزار بہادر فلاں بن فلاں کی قیادت میں، میں نے ان کو حکم دیا ہے کہ تمہارا کہا مانیں، میرا خط پانے کے بعد اگر تم فتحیاب ہو تو اہل نجیر کے ساتھ نرمی یا رحم سے پیش نہ آنا، اُن کے قلعہ میں آگ لگا دینا، ان کے خورد و نوش کا سامان برباد کردینا، ان کے جوانوں کو قتل کردینا، اور بال بچوں کو قید کرکے میرے پاس بھیجدینا۔ یہ مراسلہ زیاد نے دشمن کو دھوکہ دینے کے لئے خود لکھا تھا۔ جب اس کو خط کے مضمون کا علم ہوا تو اس کے حوصلے پست ہوگئے، اس کو اپنی تباہی کا یقین ہوگیا اور وہ اپنے کئے پر نادم ہوا۔ اشعث نے کہا: محاصرہ کی سختیاں ہم کب تک جھیلیں گے! ہم اور ہمارے بچے بھوکوں مر رہے ہیں، مسلمانوں کی ایسی فوجیں بڑھتی چلی آرہی ہیں جن سے لڑنا ہمارے بس سے باہر ہے، ہم اُن کی موجودہ محاصر فوج ہی سے عہدہ برآنہ ہو سکے اب مزید رسد پہنچنے والی ہے۔ ہم اس سے کیسے لڑیں گے، بخدا تلوار سے کٹ کر مرجانا بھوکوں مرنے سے بہتر ہے.... (؟)" اہل قلعہ نے کہا: اتنی بڑی فوج سے مقابلہ کرنا ہمارے بس سے باہر ہے۔ ان حالات میں آپ نے ہمارے لئے کیا سوچا ہے" اشعث: قبل اس کے کہ رسد آگئے میں قلعہ سے باہر جاؤں گا اور تمہارے لئے امان لینے کی کوشش کروں گا۔ اہل قلعہ: ضرور جائیے اور ہمارے لئے امان حاصل کیجئے۔ زیاد سے آپ ہی جیسا جری آدمی عہدہ برآ ہو سکتا ہے، اشعث نے زیاد کو پیغام بھیجا کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں، مجھے ملنے کی اجازت دیجئے، زیاد نے اجازت دیدی، اشعث

تنہائی میں زیاد سے ملے اور کہا: "چچازاد بھائی، یہ لڑائی ہمارے لئے بڑی نامبارک ثابت ہوئی۔ میرے بہت سے بھائی بند ہیں۔ اگر تم نے مہاجر بن ابی امیہ کے حوالہ کردیا تو وہ قتل کرڈالیں گے ابوبکر یقیناً مجھ جیسے آدمی کو قتل کرنا پسند نہ کریں گے، ان کا تمہارے پاس حکم آچکا ہے جس میں انھوں نے کندی رئیسوں کے قتل سے منع کیا ہے، میں بھی ایک کندی رئیس ہوں، میں اپنے اور اپنے عزیزوں کے لئے تم سے امان طلب کرتا ہوں" زیاد: "میں ہرگز تم کو امان نہیں دوں گا، تم بغاوت کے محرک اور سرغنہ ہو تم نے ہی سارے کندیوں کو باغی بنایا ہے" اشعث: "مرد آدمی! پچھلی باتوں کو بھول جاؤ اور آگے کی طرف دیکھو" زیاد: "کیا مطلب؟" اشعث: "میں نجیر کا دروازہ کھول دونگا" زیاد نے اشعث اور اس کے رشتہ داروں کے جان و مال کو امان دیدی اور یہ طے کیا کہ اشعث کو ابوبکر صدیق کے پاس بھیجدیا جائے اور وہ اپنی صوابدید کے مطابق جیسا چاہیں اس کے ساتھ سلوک کریں" اشعث نے قلعہ نجیر کے دروازے کھول دیئے جب وہ صلح کی بات چیت کرنے آیا تھا تو مہاجر بن ابی امیہ نے زیاد کو مشورہ دیا تھا کہ اس کو قلعہ لوٹا دو، وہ غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالے، پھر ہم اس کی گردن اڑا دینگے اور اس طرح بغاوت کی جڑ کٹ جائے گی۔ زیاد امان دینے کے حق میں تھے، انھوں نے مہاجر کا مشورہ نہ مانا اور کہا: "اگر میں نے اشعث کو قتل کردیا تو ابوبکر ناراض ہوں گے۔ کیونکہ چاروں رئیسوں کے قتل سے باز رہنے کا وہ حکم دے چکے ہیں، وہ اگر قتل کرنا چاہیں گے تو خود کرلیں گے، میں اشعث اور اس کی جان و مال کو امان دیتا ہوں، اور اس کو صرف وہ چیزیں لیجانے دوں گا جن کا لے جانا ممکن ہو۔ اس کی باقی مال و متاع سرکاری ہوجائے گی، ایسا ہی ہوا، باغیوں نے نجیر کے دروازے کھولدیئے، لڑائی کے مطلب کے مرد باہر لائے گئے۔ زیاد نے سات سو معزز کندیوں کو بیک وقت قتل کرادیا۔ ان لوگوں نے اشعث کو لعنت ملامت کی اور کہا کہ اس نے ہم سے غداری کی ہے، اس نے صرف اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے امان لی اور ہمارے لئے نہیں لی حالانکہ وہ کہہ کر یہ گیا تھا کہ سب کے لئے امان لوں گا۔ ہم نے یہ سمجھ کر ہتھیار ڈالے کہ ہمیں امان دیجا چکی ہے، اور اب ہمیں قتل کیا جارہا ہے!" زیاد نے کہا: "میں نے تم کو امان نہیں دی۔ انھوں نے کہا: "ٹھیک ہے ہمیں تو اشعث کے دھوکہ نے تباہ کیا!" (باقی)